NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

بیضاء

از قلم

سحرش جاوید

www.novelsclubb.com

یہ منظر شجاع ہاؤس میں بنے ایک کمرے کا ہے۔ جہاں اس وقت بیضاء کمرے میں موجود ساری چیزیں اٹھا اٹھا کر غصے سے سارہ کی طرف پھینک رہی تھی۔ لیکن غصہ تھا کہ کسی طور کم نہیں ہو رہا تھا۔

"مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی سارہ کم از کم مجھے تو بتا دیتی" اس نے ڈریسنگ ٹیبل پہ پڑی آخری چیز بھی اٹھا کر سارہ کو ماری جسے وہ بمشکل کیچ کرتی بیڈ پر رکھ رہی تھی۔

"تم دونوں ہی ایک جیسے ہو میسنے۔۔۔ کیا سمجھتے تھے مجھے پتہ نہیں چلے گا ۔۔۔۔ چلے تھے خاموش محبت کے سفر پہ۔۔۔ ہنہہ"

"بس کر دو یار تمہیں بتانے سے کیا ہو جاتا جس محبت کا انجام ہی بُرا ہونا ہے اسے شروع ہونے سے پہلے دفنا دینا چاہیے۔۔۔ میں نے بھی بس وہی کیا تھا" بیضاء کو رہ رہ کر اس پہ غصہ آ رہا تھا وہ اپنے آس پاس نظریں دوڑا رہی تھی لیکن اسے مارنے کیلئے کوئی چیز نہیں مل رہی تھی۔ اس کی نظر بیڈ کے پاس پڑی سارہ کی چپل پر گئی۔ وہ چپل پکڑتی اس سے پہلے ہی سارہ اسکا ارادہ بھانپ کر باہر بھاگ گئی۔ اب منظر کچھ

یوں تھا بیضاء چپل پکڑے اسکے پیچھے بھاگ رہی تھی اور وہ آگے بھاگ رہی تھی، پورے لاؤنج میں کہرام مچ گیا تھا۔ صدیقہ بیگم جو سامنے لگے ٹی وی پر ڈرامہ دیکھ رہی تھیں۔ایک دم سے اٹھتے شور سے انکی طرف متوجہ ہوتی انہیں منع کر رہی تھیں۔

"پھوپھو آپ بیچ میں مت آئیں آپ نہیں جانتی آپکی بیٹی نے میرے ساتھ غداری کی ہے اب اسے سزا تو ملے گی" بیضاء نے چپل سارہ کی طرف پھینکی جو صوفے کے پیچھے کھڑی تھی اپنی طرف آتی فلائنگ چپل کو دیکھ کر نیچے جھک گئی تھی۔ نتیجتاً چپل باہر سے آتے شجاع حیدر کے ساتھ زمران کے کندھے کو سلامی پیش کر گئی۔اس سے پہلے زمران اپنے ساتھ ہونے والے حادثے کو سمجھتا اسے پاگلوں کی طرح ہنستا ہوا دیکھنے لگا۔ وہ ہاتھ منہ پہ رکھے دوسرا پہلو پہ ٹکائے اونچی آواز میں ہنس رہی تھی ہنسنے کی وجہ سے اسکی آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے جنھیں وہ اپنی

www.novelsclubb.com

انگلیوں کی پوروں سے صاف کررہی تھی۔ باقی سب خاموشی سے وہاں اپنی ہنسی کو بمشکل دبائے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے

"آئی ایم ناٹ سوری ٹو یو مسٹر ہٹلر کے جانشین میری غلطی نہیں ہے تم خود ہی سامنے آ گئے تھے۔" وہ جو پورے انہماک سے بیضاء کو ہنستا ہوا دیکھ رہا تھا اسکے ہٹلر کہنے اوپر سے اپنی غلطی نا ماننے پر واپس ہوش میں آتا اسے غصے سے گھورنے لگا۔

"آئندہ اس طرح کی بدتمیزی میں اپنے گھر میں برداشت نہیں کروں گا۔۔۔ بی کیئر فل" پتہ تو اسے بھی چل گیا تھا یہ بمباری اس کی طرف نہیں بلکہ سارہ کی طرف کی گئی تھی اسی لیے سرد لہجے میں بس اتنا کہہ کر وہاں سے واک آؤٹ کر گیا۔

"آپ لوگ اس ہٹلر کے جانشین کو کیسے برداشت کر لیتے ہیں" بیضاء ہنستے ہوئے وہیں ان سب کے ساتھ جا بیٹھی۔

"بس کیا کریں بیٹا جی مجبوری ہے۔۔۔ کرنا پڑتا ہے" شجاع صاحب کے تبصرے پر وہ ایک دفعہ پھر سے ہنسنا شروع ہو چکی تھی۔اس دفعہ اسکی ہنسی کے ساتھ باقی سب کے ہنسنے کی آواز بھی شامل تھی۔

****

زائرہ کے ایگزامز ختم ہو چکے تھے اور اب دو دن بعد سارہ اور بیضاء کے ایگزامز شروع ہونے والے تھے۔زمران اپنے کمرے کی بالکونی میں کھڑا تھا۔ان کے گھر سے کچھ ہی فاصلے پر ایک گاڑی کھڑی ہوئی زمران کی توجہ بھی اب اسی طرف تھی۔گاڑی میں سے ایک لڑکا لڑکی باہر نکلے تھے۔لڑکی فون کان سے لگائے ادھر اُدھر دیکھ رہی تھی۔ان کو دیکھ کے ایسا لگ رہا جیسے وہ کوئی گھر ڈھونڈ رہے ہیں۔تبھی بیضاء گھر سے نکل کر ہاتھ کو ہلا کر ان دونوں کو اپنی طرف متوجہ کر رہی تھی۔اس لڑکی نے بیضاء کو دیکھا تو فون بند کرتی اسی کی طرف بڑھنے لگی۔ساتھ وہ لڑکا بھی تھا۔بیضاء گیٹ پر کھڑی ان

سے باتیں کررہی تھی شاید انہیں اندر آنے کا کہہ رہی تھی۔زمران ان کی آوازیں نہیں سن سکتا تھا لیکن ان کی حرکات اور تاثرات سے اندازہ لگا رہا تھا۔ لڑکی تو اندر آگئی تھی لیکن وہ لڑکا وہیں کھڑا تھا۔زمران نے نہایت ناگواری سے یہ منظر دیکھا اور اندر چلا گیا۔کچھ ہی لمحوں میں بیضاء بھی اس لڑکے کو رخصت کرتی لڑکی کو ساتھ لیے اندر چلی گئی۔

اب اگر سارہ کے کمرے میں آؤ تو وہ لڑکی جسے بیضاء اپنے ساتھ اندر لائی تھی وہ سارہ کے ساتھ بیٹھی "ریپ آف لاک"(کتاب کا نام) کے کچھ پوائینٹس ڈسکس کررہی تھی۔

بیضاء کب سے بوریت سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔اس نے لٹریچر بھی ان دونوں کی وجہ سے چوز کیا تھا ورنہ وہ لنگوسٹکس

"Linguistics"

www.novelsclubb.com

پڑھنا چاہتی تھی۔ایسا نہیں تھا کہ اسے لٹریچر میں دلچسپی نہیں تھی بس محترمہ اپنے موڈ کے حساب سے پڑھتی تھی۔

"یار ماہی بس کر دو جب سے آئی ہو اس پوپی کی جان کو روئے جا رہی ہو" بیضاء نے مشہور انگریزی شاعر "الیگزینڈر پاپ" کا نام بگاڑتے ہوئے انہیں بھی پڑھنے سے باز رکھنا چاہا۔

"بیضاء تنگ نہیں کرو۔۔۔خاموشی سے تم بھی دو چار لفظ پڑھ لو" سارہ کی نصیحت پر مٹی ڈالتی وہ موبائل چلانے لگی۔اسے موبائل پکڑے چند لمحے ہی گزرے تھے کہ اسکا فون بجنے لگا جہاں "طہور کالنگ" لکھا آ رہا تھا۔وہ فوراً کال ریسیو کرتی بات کرنے لگی۔

"السلام علیکم میری جان۔۔۔۔کیسے مزاج ہیں ملکہ ہانس والوں کے؟"

"تمہاری جان تو میرا اِویر ہے" فون کے دوسری طرف بھی شاید ایسے الفاظ ہی کہے گئے تھے۔

"جی نہیں مس طہور ایسا نہیں ہے تم زاویار بھائی کو ہلکا لے رہی ہو۔۔۔ایک دفعہ تم دونوں کی شادی ہو جانے دو پھر میں تم سے پوچھوں گی"

"بیضاء پلیز باہر جا کر بات کر لو میں ڈسٹرب ہو رہی ہوں" ماہ نور کی آواز پر بیضاء نے اسے دیکھا اور اثبات میں سر ہلاتی کمرے سے نکل گئی۔ماہ نور بے دلی سے پڑھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ لیکن اسکا ذہن ایک ہی بات میں اٹکا ہوا تھا۔"زاویار اور طہور کی شادی" وہ خود کو کمپوز کرنے کی کوشش میں ناکام ہو رہی تھی۔

"ماہی آر یو اوکے ؟" سارہ نے اسے دیکھا جو کتاب کی بجائے کہیں اور دیکھے جا رہی تھی۔

"ہاں۔۔۔ نہیں وہ۔۔۔ میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے پلیز اپنے ڈرائیور سے کہو مجھے گھر چھوڑ آئے" اسکے ماتھے پر پسینے کی ننھی ننھی بوندیں نظر آ رہی تھیں جبکہ اے سی چل رہا تھا۔وہ واقعی ٹھیک نہیں لگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں چھوڑ آتی ہوں لیکن بتاؤ تو ہوا کیا ہے؟" سارہ نے فکر مندی سے اسے کندھے سے تھام رکھا تھا۔

"پتہ نہیں۔۔۔ سر میں بہت زیادہ درد ہے تم بس مجھے گھر چھوڑ آؤ" اس نے اٹک اٹک کر یہ جملہ ادا کیا اب کی بار اسکی آواز بھیگی ہوئی تھی شاید آنکھیں بھی۔ وہ جلدی سے اپنی چیزیں سمیٹ رہی تھی اسکے ہاتھ کپکپا رہے تھے۔ سارہ بغور اسکی حرکات کو نوٹ کر رہی تھی۔

"اچھا ٹھیک ہے تم آؤ میں چھوڑ آتی ہوں" سارہ نے بھی زیادہ زور نہیں دیا تھا۔ وہ دونوں کمرے سے نکل رہی تھیں جب بیضاء کمرے واپس آئی۔

"تم دونوں کہاں جا رہی ہو اتنی جلدی وہ بھی کھانا کھائے بغیر؟" بیضاء ابرو اچکاتے ہوئے دونوں کو سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ سارہ نے ماہ نور کو باہر گاڑی میں بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ وہاں سے بوتل کے جن کی طرح غائب ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"اسکی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔میں آکر تم سے بات کرتی ہوں" سارہ بھی جانے لگی تھی لیکن بیضاء کی آواز سن کر رک گئی۔

"سب خیریت ہے نا؟ جو میری سمجھ میں آرہا ہے وہ میں سمجھنا نہیں چاہتی اگر تو ویسا ہی ہے جیسا میں سمجھنا نہیں چاہتی تو سارہ بہت برا ہونے والا ہے"

"یہ کیا سمجھ سمجھ لگا رکھا ہے یار میں نے کہا نا میں آکر بات کرتی ہوں تب تک اپنی سمجھ کے گھوڑوں کی لگامیں تھامو اور جا کر پڑھو۔۔۔ چلتی ہوں وہ انتظار کر رہی ہے" سارہ کہتی باہر چلی گئی لیکن بیضاء ابھی بھی اسی جگہ کھڑی تھی۔

"یا اللہ میری سمجھ کے مطابق یہ لڑکی خود کو مشکل میں ڈال رہی اسکی مدد کریں" بیضاء ماہ نور کیلیئے دعائیں کرتی کمرے میں گم ہو گئی۔

****

وہ مغرب سے کچھ پہلے کا وقت تھا۔بیضاء ٹیرس پر کھڑی باہر دیکھ رہی تھی۔شجاع ہاؤس کے بالکل سامنے اس فیز کا پارک نظر آتا تھا جو "جیون سٹی" کے باقی فیز زمیں بنے پارکس کی نسبت سب سے خوبصورت تھا۔اسکی خوبصورتی کی ایک اہم وجہ اس کے وسط میں بناوہ "چار گھوڑوں کا مجسمہ" تھا۔وہ براؤن گھوڑے اپنی آگے والی ٹانگیں اوپر کو اٹھائے ایک شان سے کھڑے تھے۔وہ مجسمہ دراصل ایک فاؤنٹین تھا۔جس کا پانی پارک کی گھاس کو سیراب کرتا تھا۔وہ پارک وہاں کے لوگوں کیلئے ایک ٹورسٹ اٹریکشن بھی اختیار کر گیا تھا۔جہاں آس پاس کے لوگ اسے دیکھنے آتے تھے۔اس وقت بھی مجسمے کے نیچے چند مَن چلے لڑکے کھڑے تصویریں بنا رہے تھے۔بیضاء انہی کو دیکھ رہی تھی۔سارہ ہاتھوں میں دو کافی کے مگ تھامے اس کے ساتھ آکھڑی ہوئی ایک مگ بیضاء کو دیا جسے وہ تشکر بھری مسکراہٹ کے ساتھ تھام چکی تھی۔

"تمہیں پتہ ہے سارہ مجھے تم لوگوں کے گھر کی سب سے خوبصورت جگہ تم لوگوں کا ٹیرس لگتا ہے۔ اگر یہ میرا گھر ہوتا نا تو میں نے اپنا کمرہ یہیں پہ بنوا لینا تھا جہاں اٹھتے بیٹھتے میں ان گھوڑوں کو دیکھ سکتی جو اسی طمطراق سے کھڑے رہتے ہیں۔ جنہیں یہ بھی نہیں پتہ کہ وہ یہاں کے لوگوں کے چہروں پر مسکراہٹ بکھیرنے کا باعث بنتے ہیں کیسے بے ریا ہیں نا یہ۔۔۔ اتنی خاموشی سے اپنا کام کر جاتے ہیں پھر بھی اسی طرح ایک شان سے کھڑے رہتے ہیں" اس کی بات پر سارہ صرف مسکرائی تھی وہ جانتی تھی بیضاء ایسے مناظر کی دیوانی ہے جو اسے فطرت سے قریب لگتے تھے۔

"پتہ ہے مجھے جب سے تم لوگ یہاں شفٹ ہوئے ہو کوئی سات ہزار دفعہ تم بتا چکی ہو مجھے۔ اور یہ بھی جانتی ہوں کہ تم نے کس طرح ضد کر کے ابا میاں کو اس فیز میں گھر لینے پر راضی کیا تھا"

"یار کیا کروں۔۔۔ مجھے یہ منظر اس قدر پسند ہے۔۔۔ وہ دیکھو سامنے ڈھلتا ہوا سورج، سامنے اس خوبصورت گھاس پہ کھڑے یہ خوبصورت گھوڑے چاہے مجسمہ

ہی سہی، ہلکی ہلکی سی ہوا جو آپ کو اندر تک مسرور کر دے، اور پارک میں یہ چلتے پھرتے لوگوں کا ایک ہجوم جس سے میں یکسر انجان ہوں۔۔۔ یہ منظر میں اتنی دفعہ دیکھ چکی ہوں لیکن ہر بار دیکھنے پر نیا لگتا ہے۔۔۔ میرا جی چاہتا ہے بس یہیں رہ جاؤں"

"سوچا جا سکتا ہے اس بارے میں" سارہ کی بات کا مفہوم سمجھ کر بیضاء نے اسے زبردست گھوری سے نوازا تھا۔

"منہ دھو رکھو اپنا۔۔۔۔ آئندہ ایسی بات نہ کرنا" سارہ نے اسے دیکھ کر منہ کے زاویے بگاڑے تھے۔ کچھ دیر دونوں کے درمیان خاموشی رہی۔

"ماہی کیسی ہے؟" بیضاء اب بھی باہر پارک میں دیکھتی اس سے پوچھ رہی تھی۔

"کیسی ہو سکتی ہے۔۔۔۔ بالکل ویسی جیسے ایک فقیر کسی کے در سے خالی ہاتھ لوٹتا ہے۔۔۔ بیضاء ہم لڑکیاں محبت تو بہت آسانی سے کر لیتی ہیں لیکن جب اس کے مراحل طے کرنے کی باری آتی ہے تو وہ ہمارے لیے بہت تکلیف دہ اور گراں

www.novelsclubb.com

گزرتے ہیں۔۔۔یہ محبت ہم جیسی لڑکیوں کے لئے صرف خسارا کا باعث بنتی ہے۔پتہ نہیں یہ ناولز اور فلموں میں محبت کو اتنا آسان کیوں دیکھایا جاتا ہے جب کہ حقیقت اس کے بر عکس ہے۔۔۔وہ کیا کہتے ہیں۔۔۔"کسی کو مکمل جہاں نہیں ملتا"بس ویسا ہی ہمارے ساتھ ہوتا ہے"سارہ نے ایک پھیکی سی مسکراہٹ سے اسے دیکھا جو بڑے غور سے اسے سن رہی تھی۔

"ہو سکتا ہے جو ہم ماہی کیلیئے سمجھ رہی ہیں ویسا نہ ہو ہمارا وہم ہو؟"

"نہیں بیضاء میں نے پرکھا ہے اسے وہ اس محبت نامی مرض میں مبتلا ہے اسے اپنے جذبات کنڑول کرنے نہیں آتے وہ منہ سے نہ بھی بولے مگر اس کا چہرہ سب بتا دیتا ہے وہ زاویار بھائی کی محبت میں خود کو گرفتار کر چکی ہے یک طرفہ محبت بہت تکلیف دیتی ہے بیضاء"

ماہی کا تو مجھے پتہ نہیں۔۔۔اللہ تعالیٰ اس کے حق میں بہترین ہی کریں گے۔۔۔لیکن تمہارے بارے میں جو میں سوچ رہی ہوں اگر ویسا ہو جائے تو تمہیں مکمل

جہاں بھی ملے گا چاند، سورج، بادل پہاڑ سب کچھ ملے گا....ان شاءاللہ...بس تھوڑا سا صبر اور توکل کرنے کی بات ہے" اس کی بات پر سارہ نے سر جھٹک دیا انداز ایسا تھا کہ جو مرضی کہہ لو ناممکن کو ممکن نہیں بنا سکتے۔

"بیضاء سارا خاندان جانتا ہے بڑی ممانی نے تیمور بھائی کے نکاح پر ہی اعلان کر دیا تھا ان کی چھوٹی بہو اگر کوئی بنے گی تو وہ انکے بھائی کی بیٹی "لائقہ" بنے گی۔۔۔اور یہ بھی سارا خاندان جانتا ہے بڑی ممانی اپنی بات کی کتنی پکی ہیں۔۔۔پھر تم مجھے یہ کیسے کہہ سکتی ہو کہ میں کوئی امید رکھوں، مجھ میں اور ماہی میں کوئی فرق نہیں ہم دونوں ایک ایسے سفر پر چل نکلی ہیں جس کا اختتام ہماری منشاء کے مطابق کبھی نہیں ہو سکتا"

www.novelsclubb.com

"یہ تم کیسے کہہ سکتی ہو اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھو گی تو اچھا ہو گا نا مگر یہاں تو محترمہ نے مایوسی کو اپنا زادِ راہ بنا رکھا ہے پھر تم من چاہی منزل کی توقع کیسے کر سکتی ہو سارہ۔۔۔دیکھو میں نہیں جانتی اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے کیا پلان کر رکھا ہے

مگر میں اتنا جانتی ہوں جو بھی ہو گا تمہاری سوچ سے بالاتر ہو گا اور تمہارے حق میں بہترین ہو گا ان شاءاللہ۔۔۔ لیکن تمہیں اس مایوسی کا دامن چھوڑ کر "توکل" کو اپنا زادِراہ بنانا ہے تمہیں پتہ ہے سارہ جب توکل کی ڈور تھام لی جاتی ہے نا تو پھر اللہ تعالیٰ آپ کی زندگی میں معجزے کرتے ہیں جس سے آپکا اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل مزید راسخ ہوتا چلا جاتا اور آپ کے توکل کی نازک سی ڈور کب مضبوط رسی کی شکل اختیار کر جاتی ہے آپکو پتہ ہی نہیں چلتا" بولتے ہوئے اس کے چہرے پر وہی شفیق سی مسکراہٹ ہنوز قائم تھی

"اور دوسری بات تم میں اور ماہی میں بہت فرق ہے کیونکہ اللہ نے کوئی دو انسان ایک جیسے نہیں پیدا کیے ہو سکتا ہے حالات کچھ ملتے جلتے ہوں لیکن وہ بھی بہت کم ہوتا ہے ہر انسان کی زندگی دوسرے انسان سے یکسر مختلف ہوتی ہے۔۔۔اب دیکھو دایان تمہیں چاہتا ہے نہ کہ لائقہ کو جبکہ زاویار بھائی اور طہور کے رشتے میں دونوں کی رضامندی اور گھر والوں کی رضامندی شامل ہے۔۔۔۔ تم جو مرضی کہہ

www.novelsclubb.com

لو مجھے اللہ کے بعد اپنے بھائی پہ پورا یقین ہے وہ تائی ماں کو راضی کر لے گا۔۔۔بس تھوڑا سا صبر اور توکل کرنے کی دیر ہے"

"تم اتنا اچھا کیسے بول لیتی ہو؟"اس کی بات پر بیضاء نے بس مسکرا کر کندھے اچکا دیئے اور پھر سے باہر گھوڑوں کو دیکھنے لگی۔۔۔سارہ کی جب جب ہمت ٹوٹنے لگتی تھی بیضاء اسی طرح پھر سے ہمت تھمادیا کرتی تھی۔وہ دونوں ایک دوسرے کے دکھ سکھ کی ساتھی تھیں۔

"اچھا چلو اب نیچے یہ نہ ہو گھوڑے خود اوپر آ کر تم سے کہہ دیں محترمہ ہمیں اتنے پیار سے مت دیکھا کریں۔۔۔۔ہمیں شرم آتی ہیں"اسکی بات پر بیضاء اپنی مسکراہٹ نہ چھپا سکی۔۔۔مصنوعی گھوری سے اسے دیکھتی اس کے ساتھ ہی نیچے چلی گئی۔

****

وہ ڈیرے پر گاؤں کے مردوں کے ساتھ کسی سیاسی مسئلے پر بحث کر رہا تھا۔اس فون مسلسل وائبریٹ کر رہا تھا جسے وہ اگنور کر رہا تھا۔لیکن فون کرنے والا بھی شاید ڈھیٹ تھا اب بھی دوبارہ اس کا فون وائبریٹ ہوا تو وہ اگنور نہ کر سکا۔

"میں آتا ہوں آپ لوگ جاری رکھیں" وہ سب سے معذرت کرتا وہاں سے ہٹ کے کھڑا ہو گیا۔

"جب اگلا بندہ آپ کے مسلسل فون کرنے پر بھی نہیں اٹھا رہا تو انسان میں اتنی سیلف رسپیکٹ تو ہونی چاہیے کہ دوبارہ فون نہ کرے" فون کان سے لگائے وہ بغیر اگلے کی سنے برسنے لگا۔

"اور اگر فون کرنے والا اپنی آخری سانسیں لے رہا ہو اور آخری دفعہ آپ کی آواز سننا چاہتا ہو پھر آپ کیا کہیں گے زاویار" فون پر نسوانی آواز سن کر اس نے فون کان سے ہٹا کر نمبر دیکھا جو لیکن وہ اسکے لئے انجان تھا۔

"کون بات کر رہا ہے" وہ تھوڑا الرٹ ہوا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مجھے لگا آپ میری آواز سے پہچان جائیں گے مگر افسوس ہمیشہ کی طرح آج بھی آپ نے مجھے مایوس ہی کیا ہے۔۔۔میں ماہ نور بات کر رہی ہوں"

"اووووو۔۔۔۔جی مِس ماہ نور کہیے کیوں فون کیا" اس کے لہجے سے بیزاری واضح ہو رہی تھی جیسے خود پہ جبر کر کے فون سن رہا تھا۔

"میں آپ سے ملنا چاہتی ہوں"

"لیکن میں نہیں ملنا چاہتا۔۔۔آئندہ مجھے فون مت کریے گا"

"فون مت کاٹیے گا ابھی میری بات پوری نہیں ہوئی" وہ فون رکھنے والا تھا لیکن ماہ نور کی آواز پر رک گیا۔

"اگر آپ نہیں آ سکتے تو میں آپ کے گاؤں آ جاتی ہوں"

"شاید آپ نے ٹھیک سے سنا نہیں ہے۔۔۔میں نے کہا کہ میں آپ سے ملنا ہی نہیں چاہتا" اس نے ٹھہر ٹھہر کر اپنی بات پر زور دیتے کہا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"جانتی ہوں لیکن میرا آپ سے ملنا بہت ضروری ہے"

"مِس ماہ نور آپ ایسا کیوں کر رہی ہیں ایسی حرکتیں آپ جیسی لڑکی کو زیب نہیں دیتیں"

"مجبوری میں انسان زہر کا پیالہ تک پی جاتا ہے یہاں تو فقط ایک ملاقات کا سوال ہے یقین کریں اس کے بعد آپکو تنگ نہیں کروں گی" زاویار نے آس پاس دیکھا اور ایک لمبا گہرا سانس لے کر خارج کیا۔

"ٹھیک ہے میں کل آجاؤں گا لیکن۔۔۔۔یہ آخری دفعہ ہوگا اس کے بعد آپ مجھے تنگ نہیں کریں گی"

www.novelsclubb.com

"میں انتظار کروں گی۔۔۔لوکیشن اور ٹائم میں ٹیکسٹ کر دوں گی"

"اللہ حافظ" "یہ عجیب مصیبت میرے گلے پڑی ہے کل یہ قصہ ہی ختم کر دوں گا" وہ خود سے کہتا واپس اپنی جگہ پر جا بیٹھا۔

****

بیضاء ٹیرس پر زمین پہ بیٹھی تھی سامنے میز پر کتابیں پھیلائے جھک کر دھڑا دھڑ کچھ نوٹ کر رہی تھی۔اس نے میز پر کافی کا مگ دیکھا جو ابھی رکھا گیا تھا۔لیکن سر نہیں اٹھایا تھا۔

"تھینکس برو مجھے اس کی شدید طلب ہو رہی تھی" وہ ابھی بھی کتابوں پر جھکی ہوئی تھی۔

"میں بھائی نہیں ہوں تمہارا۔۔اور یہ کافی ماما نے بھیجی ہے اپنی بھتیجی کی بڑی فکر رہتی ہے نا انہیں" بیضاء نے کرنٹ کھا کر سر اٹھایا زمران سامنے ہی کرسی پر آرام سے بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔ایک تو یہ دیکھتا بہت ہے۔بیضاء نے جلدی سے اپنا ہاتھ سر پہ رکھا دوپٹہ سر پہ جما ہوا تھا وہ تھوڑی ریلیکس ہوئی تھی۔

"مجھے لگا سارہ ہے" اب وہ دوپٹے کو حجاب کی طرح لپیٹ رہی تھی۔زمران اس کی ساری کارروائی دیکھ رہا تھا اسکے چہرے پر مسکراہٹ آئی جسے وہ فوراً چھپا گیا۔

"اچھاااتو سارہ تمہارا بھائی ہے" وہ استہزایہ انداز میں سر ہلاتا کہہ رہا تھا۔اسکی بات پر بیضاء ہنسنے لگی۔ایک تو یہ ہنستی بہت ہے۔اگر کوئی ان دونوں کو اتنے آرام سے بات کرتے دیکھ لیتا تو یقیناً وہ صدمے کی کیفیت میں ضرور مبتلا ہو جاتا کیونکہ ایسا بہت کم ہوا تھا کہ ان دونوں نے کبھی آرام سے بات کی ہو۔

"ارے نہیں وہ تو ہم ایک دوسرے کو ایسی ہی بلاتی ہیں" زمران نے ناسمجھی سے اسے دیکھا جو ابھی بھی مسکرا کر کافی کا مگ پکڑ رہی تھی۔

"تم اتنا ہنستی کیوں ہو؟" بیضاء نے حیرانی سے اس کی طرف دیکھا۔

"کیونکہ خوبصورت چہرے وہی ہوتے ہیں جو مسکراتے ہیں"

"کیا ہو اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ تمہاری یہ مسکراہٹ کسی کو بھی تسخیر کر لینے کی طاقت رکھتی ہے" اس کی آواز بس اس قدر اونچی تھی کہ بس وہ خود ہی سن پایا تھا۔

"کیا کہہ رہے ہو؟" بیضاء ناسمجھی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"کچھ نہیں۔۔۔۔ تم یہاں کیوں پڑھ رہی ہو جا کر کمرے میں پڑھو"

"میری مرضی میں جہاں مرضی بیٹھ کر پڑھوں۔۔۔۔بس رعب جھاڑنے کا موقع چاہیے ہوتا ہے" دوسرا جملہ وہ خود سے بڑبڑائی تھی لیکن پھر ہمیشہ کی طرح اس کی آواز زمران بخوبی سن چکا تھا۔

"میں سن چکا ہوں جو تم نے کہا"

"میں نے بھی سنانے کیلیئے ہی کہا تھا۔۔۔بہتر ہوگا اب تم یہاں سے جاؤ اور مجھے پڑھنے دو" وہ احتیاط سے گرم گرم کافی کے سپ لے رہی تھی۔وہ کسی کی بھی موجودگی میں نہیں پڑھ سکتی تھی۔زمران کو اس کی رکھائی پر غصہ تو آیا مگر ضبط کر گیا کیونکہ ابھی اسے اصل بات پوچھنی تھی جس کیلیئے وہ اس کے پاس آیا تھا۔

"وہ لڑکا کون تھا؟" زمران کے اس سوال پر بیضاء کے ہاتھ سے کافی کا مگ گرتے گرتے بچا لیکن اس کوشش میں کافی چھلک کر اس کے ہاتھ پر گری تھی۔ اس نے فوراً کپ میز پر رکھا اور دوپٹے سے ہی ہاتھ صاف کرنے لگی۔ وہاں سے جلد سرخ ہو رہی تھی زمران نے اس کے ہاتھ کو دیکھتے نظریں پھیر لیں۔

"کو۔۔۔کونسا لڑکا؟" اس نے گھبرا کر زمران کی طرف دیکھا جو صد شکر اسے نہیں دیکھ رہا تھا۔

"تم جانتی ہو میں کس لڑکے کے بارے میں پوچھ رہا ہوں... بتا دو بیضاء" زمران کا اپنائیت بھرا لہجہ بیضاء کو الجھا رہا تھا وہ کس کے بارے میں جاننا چاہتا تھا بیضاء کو سمجھ نہیں آ رہی تھی۔

"تم کس لڑکے کی بات کر رہے ہو میں نہیں جانتی" اب کی بار لہجے کو نارمل رکھنے کی پوری کوشش کی گئی تھی جس میں وہ کسی حد تک کامیاب بھی ٹھہری تھی۔ بیضاء کے صاف انکار پر زمران نے اس کی آنکھوں میں کچھ جانچنا چاہا آیا وہ سچ میں نہیں

www.novelsclubb.com

جانتی یا بس اسے نہیں بتانا چاہتی۔ وہ دوسری رائے پر اتفاق کرتا کچھ دیر مزید اسے دیکھتا رہا۔ پھر خود ہی بولنے لگا۔

"وہی لڑکا جو اس لڑکی کے ساتھ گھر آیا تھا" بیضاء نے ایک سکون کا سانس لیا۔

"وہ تو فرزام بھائی تھے ماہی کو چھوڑنے۔۔۔ میرا مطلب ہے کہ میری دوست کے بھائی تھے اور اسے یہاں چھوڑنے آئے تھے" وہ اپنے ہاتھ پر ہلکی ہلکی پھونک مار رہی تھی جہاں اب اسے جلن ہو رہی تھی۔

"ہمم۔۔۔ ہاتھ پر کوئی کریم لگالو۔۔۔ کل اسی ہاتھ سے پیپر لکھنا ہے" وہ کہتا وہاں سے اٹھ کر جا رہا تھا بیضاء اسکی پشت کو گھور رہی تھی۔

"بدتمیز ہٹلر کا جانشین۔۔۔ ہٹلر بھی اس سے رحمدل ہی ہو گا یہ پتہ نہیں کس پہ چلا گیا ہے" وہ زمران کو کوستی واپس اپنی کتابوں کی طرف توجہ دینے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔ مگر زمران کی باتوں نے کسی حد تک اسے الجھا ضرور دیا تھا۔

****

آج انکا پہلا پیپر تھا اور شادی سے ایک ہفتہ پہلے ہی انکے ایگزامز ختم ہو جانے تھے۔ وہ ساری سینٹر سے باہر نکل کر ایک دوسرے سے پیپر کی بابت پوچھتی پارکنگ کی طرف جا رہی تھیں۔ وہاں تیمور، زائرہ اور ارحہ کو دیکھ کر سب کو ہی خوشگوار حیرت ہوئی تھی۔ زائرہ، ارحہ سب سے مل کر اب ان دونوں کی طرف متوجہ تھیں اور انہیں شاپنگ کے لیے ساتھ چلنے کو راضی کر رہی تھیں۔

"میں نہیں جا رہی آپ لوگوں کے ساتھ۔۔۔ سارہ ہے نا وہ دیکھ لے گی سب، وہاں سے طہور کو ویڈیو کال پہ ساتھ لینا اور آرام سے خرید لینا جو بھی اچھا لگا" بیضاء کی ایک ہی کام سے جان جاتی تھی اور وہ تھا "شاپنگ"

"تیمور بھائی مجھے لائبریری ڈراپ کر دیجیئے گا" وہ تیمور کو ہدایت دیتی پچھلی سیٹ پر جا بیٹھی۔۔۔ زائرہ نے اسے دیکھ کر افسوس سے سر ہلایا جیسے کہہ رہی ہو "اسکا کچھ نہیں ہو سکتا"

www.novelsclubb.com

تیمور نے لائبریری کے سامنے گاڑی روکی جہاں گیٹ کے اوپر بڑا سا "گورنمنٹ جناح پبلک لائبریری" لکھا تھا۔ وہ بیضاء کو باہر گیٹ پر ہی اتار کر گاڑی آگے بڑھا لے گیا۔

بیضاء کو یہاں آئے تقریباً ایک گھنٹہ ہو چکا تھا وہ انگلش سیکشن سے اٹھ کر اُردو سیکشن کی طرف آگئی اور بک ریکس سے اپنے مطلب کی کتابیں ڈھونڈنے لگی۔ وہ ہاتھ بڑھا کر ریک سے کتاب نکال رہی تھی جب وہ اچانک اس کے سامنے آ کھڑا ہوا اسے اپنے سامنے دیکھ کر کتاب اس کے ہاتھ میں آنے کی بجائے نیچے گر گئی۔

غزل کے روپ میں، وہ روبرو جو ہو محسن

لبوں سے لفظ اڑیں، ہاتھ سے کتاب گرے

www.novelsclubb.com

اس نے بیضاء کو دیکھ کر ایک جذب سے شعر پڑھا تھا۔ بیضاء نے گھبرا کر آس پاس دیکھا ان دونوں کے علاوہ وہاں کوئی نہیں تھا۔

"ارے واہ میری بلیک نینجا ڈر رہی ہے" بیضاء نے غصے سے اسے دیکھا اور پھر نظر انداز کرتی باہر نکل کر بیرونی گیٹ کی طرف جانے لگی۔ وہ اس کا راستہ روکتے بالکل اس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

"آخر تم میرا پیچھا چھوڑ کیوں نہیں دیتے؟" وہ ضبط کی انتہا پر تھی۔

"پیچھا چھوڑنے کیلئے تھوڑی کیا جاتا ہے۔۔۔ تم شادی کیلئے ہاں کر دو میں تمہیں تنگ کرنا چھوڑ دوں گا" بیضاء اس کے کندھے سے پیچھے سیاہ سلاخ دار گیٹ کے پار باہر سڑک کو دیکھ رہی تھی۔

"شادی شادی شادی۔۔۔۔ کیا ایک ہی رٹ لگا رکھی ہے تم نے۔۔۔ تمہیں میری بات سمجھ میں کیوں نہیں آتی۔۔۔ نہیں کرنا چاہتی میں تم سے شادی

۔۔جان چھوڑدو میری" وہ آگے بڑھنے لگی تھی لیکن اس نے اپنا بازو پھیلا کر اسے جانے سے باز رکھا۔

"تو تم ایسے نہیں مانو گی؟"

"ایسے کیا۔۔۔میں کسی بھی طور "تم" سے شادی کیلئے نہیں مانوں گی" بیضاء نے "تم" پر زور دیتے کہا تھا۔

"تو پھر ٹھیک ہے اب جو ہو گا اس کی ذمہ دار صرف تم ہو گی۔۔۔نتائج بھگتنے کیلئے تیار رہنا۔۔۔مائے بلیک نینجا" اس نے تھوڑا سائیڈ پر ہو کر اسے جانے کا راستہ دیا بیضاء فوراً وہاں سے آگے بڑھ گئی لیکن سامنے زمران کو اپنی طرف آتا دیکھ کر اس کے قدم وہیں رک گئے تھے۔

"کون تھا وہ لڑکا؟" وہ اس کے پاس آکر بڑے نرم لہجے میں پوچھ رہا تھا۔

"کون؟" بیضاء گھبرائی سی اس کے چہرے کے تاثرات جانچ رہی تھی۔

"وہی جو ابھی یہاں کھڑا تم سے بات کر رہا تھا" بیضاء نے اس کی بات پر آس پاس دیکھا لیکن وہ کہیں نہیں تھا۔اسے وہاں نہ پا کر بیضاء نے ایک سکون کا سانس لیا۔

"وہ۔۔۔وہ تو یونی فیلو تھا۔۔۔اتفاقاً یہاں مل گیا" زمران کو غصہ تو بہت آیا مگر خاموش ہی رہا۔

"اچھا چلو پھر دیر ہو رہی ہے" وہ اسے ہدایت دیتا بغیر اس کی سنے واپس مڑ گیا۔بیضاء بھی اس کی پیروی میں جلدی سے اسکے پیچھے پیچھے چلنے لگی۔زمران گاڑی کا دروازہ کھول کر اس کے بیٹھنے کا انتظار کر رہا تھا جو ابھی بھی گھبرائی سی پیچھے مڑ کر لائبریری کی طرف دیکھ رہی تھی۔زمران اس کی ایک ایک حرکت کا بغور جائزہ لے رہا تھا۔

"محترمہ چلا گیا ہے وہ اب بیٹھ جائیں گی تو مہربانی ہو گی آپ کی" اس کی آواز پر بیضاء نے سرعت سے اسے دیکھا اور شرمندگی سے فوراً گاڑی میں بیٹھ گئی۔گاڑی وہاں کے قریبی ریسٹورنٹ کے سامنے رکی۔

"تم اندر جاؤ میں پارک کر کے آتا ہوں" وہ اس پوزیشن میں نہیں تھی کہ اسے انکار کر سکتی اسی لیے اثبات میں سر ہلاتی گاڑی سے نکل کر ریسٹورنٹ میں چلی گئی۔ لیکن اندر جاتے ہی اس کی نظر وہاں پہلے سے موجود زاویار اور ماہ نور پر پڑی وہ وہاں سے بغیر ان کی نظر میں آئے فوراً باہر آ گئی۔ زمران اسے باہر آتا دیکھ کر وہیں رک گیا تھا۔

"تمہیں میں نے اندر جانے کیلئے کہا تھا یہاں کھڑی کیا کر رہی ہو؟" وہ دبے دبے غصے میں کہہ رہا تھا۔ غصہ جانے کیوں آ رہا تھا۔

وہ نہیں چاہتی تھی زمران، زاویار اور ماہ نور کو ساتھ دیکھے اسی لیے باہر کھڑی تھی۔

"مجھے گھر لے چلو پلیز" اس کے لہجے میں کچھ ایسا تھا کہ وہ انکار نہیں کر سکا۔ گھر پہنچتے ہی بیضاء گاڑی سے نکلتی اندر چلی گئی۔ زمران گاڑی ریورس میں گھما رہا تھا۔ اس کی نظر بیضاء کی سیٹ سے نیچے گری اس کی کتابوں تک گئی وہ تاسف میں سر ہلاتا

کتابیں اٹھا رہا تھا۔انہیں بیضاء کو دینے کی غرض سے وہ بھی گاڑی سے اتر کر اندر چلا آیا۔

****

"زمران بیٹا تم اس وقت گھر پہ۔۔۔خیریت ہے نا؟"

"جی ماما خیریت ہی ہے میں سب کے ساتھ شاپنگ پر گیا تھا مگر آپ کی چہیتی بھتیجی لائبریری چلی گئی تھی۔سارہ کی ضد تھی کہ اسے لے کر آؤں۔۔۔بس اسے ہی لینے چلا گیا اور اب محترمہ کے اصرار پر گھر چھوڑنے آنا پڑا" وہ ان کے پاس بیٹھا ان کو تفصیلاً جواب دے کر اپنی طرف سے مطمئن کر رہا تھا۔

"چلو اب آ ہی گئے ہو تو کھانا کھا کر ہی واپس جانا" صدیقہ بیگم وہاں سے اٹھ کر کچن میں چلی گئیں۔۔۔زمران لاؤنج میں ہی صوفے سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کیے نیم دراز ہو گیا۔۔۔کچھ دیر بعد صدیقہ بیگم دوبارہ کچن سے نکلیں۔

"زمران ذرا بیضاء کو بلا لاؤ وہ بھی کھانا کھالے۔۔۔اور اس کی کتابیں بھی اسے دے کر آؤ کب سے ایسے ہی لیے بیٹھے ہو" صدیقہ بیگم کی آواز پر وہ سیدھا ہو بیٹھا۔

"او گاڈ۔۔۔۔میں تو بھول ہی گیا تھا میں یہی دینے تو اندر آیا تھا۔آپ کھانا لگائیں میں آتا ہوں" وہ کہتا وہاں سے بیضاء کے کمرے کی طرف جانے لگا، دروازہ ناک کرنے پر کوئی جواب نہ ملا تو وہ خود ہی اندر چلا آیا۔بیضاء جائے نماز تہہ کر کے اس کی جگہ پر رکھ رہی تھی۔اس کی آنکھیں اس کے رونے کی چغلی کھا رہی تھیں۔وہ اسے سرسری سا دیکھ کر کتابیں بیڈ پر رکھ کر وہیں کھڑا ہو گیا۔

"رونے سے مسائل حل نہیں ہوتے"

"اچھاا۔۔یہ کس نے کہا تم سے؟" بیضاء دونوں بازوں باندھے بالکل اس کے سامنے کھڑی تھی۔

"اس میں کسی سے پوچھنے والی کیا بات ہے کامن سینس بھی یہی کہتی ہے کہ رونا ہر مسئلے کا حل نہیں ہوتا" اس وقت وہ زِنک اور گولڈن امتزاج کے کرتا شلوار میں

www.novelsclubb.com

ملبوس تھی۔اس کا چہرہ گلابی رنگ کے حجاب میں مقید تھا۔اوپر سے اس کی نم آنکھیں۔۔۔زمران اسے دیکھتے ہی فریز ہو چکا تھا۔

"ہممم ٹھیک کہا تم نے رونا" ہر "مسئلے کا حل نہیں ہے اور انسانوں کے سامنے رونے سے تو بالکل بھی حل نہیں ہوتے الٹا وہ آپ کی بے بسی اور پریشانی سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔۔۔لیکن میں جس ذات کے سامنے رو رہی تھی نا اسے بس میرے ندامت اور انکساری میں گرے چند آنسو ہی کافی ہیں۔۔۔بس تڑپ سچی ہونی چاہیے۔۔۔اگر ایسا نہ ہوتا تو ہمارے نبی ﷺ جو اللہ کے سب سے محبوب ترین بندے تھے وہ اپنی امت کیلئے اتنے آنسو کیوں بہاتے۔۔۔جب وہ رو کر اپنے مسائل کا حل تلاش کر لیتے تھے تو میں کیوں نہ ان کی پیروی کروں۔۔۔رونا چاہے ہر مسئلے کا حل نہ ہو لیکن کچھ مسئلے ایسے ہی حل ہوتے ہیں" وہ یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا۔کہنے کیلئے منہ کھولتا تھا لیکن کچھ کہنے کیلئے اس کے پاس الفاظ ہی نہیں تھے۔

www.novelsclubb.com

"ماما کھانے پہ ویٹ کر رہی ہیں" وہ ایک سیکنڈ کی بھی دیر کیے بغیر کمرے سے باہر نکل گیا۔

****

"جی مِس ماہ نور کہیے کیوں بلایا ہے آپ نے مجھے" زاویار کُہنیاں میز پر ٹکائے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں باہم پھنسائے بیٹھا تھا۔اس وقت وہ نیلے رنگ کی قمیض شلوار میں ملبوس ماہ نور کی توجہ کا مرکز بنا ہوا تھا۔اس کے بال دیکھ کر لگتا تھا جیسے انہیں ابھی ہاتھوں کی انگلیوں سے سیٹ کیا گیا ہو۔

"آپ جانتے ہیں زاویار میں نے آپ کو کیوں بلایا ہے میں۔۔۔" زاویار کو بولنے کیلئے منہ کھولتا دیکھ کر ماہ نور نے ہاتھ اٹھا کر اسے بولنے سے باز رکھا۔

"میری بات ابھی مکمل نہیں ہوئی جب تک میری بات پوری نہیں ہو جاتی آپ مجھے نہیں ٹوکے گے" زاویار کچھ غیر آرام دہ طریقے سے کرسی سے ٹیک لگا کر اس کے مزید بولنے کا انتظار کرنے لگا۔

"میں جان گئی ہوں کہ میں چاہے آپ سے جتنی مرضی محبت کر لوں بدلے میں آپ سے مجھے محبت نہیں ملے گی۔ پتہ نہیں مجھ سے کب یہ سب ہو گیا میں خود کو آپ سے محبت کرنے سے روک نہیں سکی۔ میرا دل آپ کے حق میں گواہی دینے لگا۔ میں جب جب یہ سوچتی ہوں میری زندگی میں آپ کہیں بھی نہیں ہیں میرا دل پھٹنے لگتا ہے۔۔۔ جانتے ہیں زاویار" دنیا میں سب سے بڑا دکھ ٹھکرائے جانے کا ہوتا ہے" وہ رو رہی تھی لیکن اس کی آواز سے اعتماد چھلک رہا تھا۔

"آپ سے محبت کرنا میرے اختیار میں نہیں تھا لیکن اپنے دل کو آپ کی طرف مزید ہمکنے سے باز رکھنا میرے اختیار میں ہے۔۔۔ مجھے میری محبت سے زیادہ میرا وقار اور عزت عزیز ہے۔۔۔ میں خود کو آپ کی محبت سے آزاد کرنا چاہتی ہوں۔۔۔ جان گئی ہوں آپ کی خوشی طہور میں ہے مجھ میں نہیں اور میں آپ کو خوش دیکھنا چاہتی ہوں" اس کے منہ سے طہور کا نام سن کر زاویار نے حیرانی سے اسے دیکھا۔ لیکن بولا کچھ نہیں۔

www.novelsclubb.com

"دعا کیجیے گا جس طرح آپ کی محبت نے میرے دل پر قبضہ جمایا ہے اسی طرح وہ اسی آسانی کے ساتھ اس قید سے خود کو آزاد کروا لے۔ ورنہ میرے لیے زندہ رہنا مشکل ہو جائے گا" اس بات پر زاویار نے ناگواری سے اسے دیکھا تھا۔

"آپ نہیں جانتی مِس ماہ نور یہاں آنے سے پہلے میں آپ کے بارے میں کیا سوچ رہا تھا مجھے لگا تھا کہ میرے سمجھانے پر آپ دھمکیوں پر اتر آئیں گی" ماہ نور رونا بھول کر اسے کچھ عجیب سی نظروں سے دیکھنے لگی۔

"لیکن یہاں آ کر میں جس ماہ نور سے مل رہا ہوں وہ اس ماہ نور سے برعکس ہے جو مجھے فون کالز کرتی تھی" ماہ نور نے تھوڑی شرمندگی سے اپنا سر جھکا لیا۔

"دیکھیں مِس ماہ نور میں آپ کے جذبات کی قدر کرتا ہوں اور مجھے افسوس ہے کہ آپ جو چاہتی ہیں وہ میں آپ کو نہیں دے سکتا۔۔۔ میں کسی اور کی امانت ہوں۔۔ میں خود بھی اس امانت میں خیانت نہیں کرنا چاہتا۔۔۔ آپ نے بہت اعلیٰ ظرفی کا ثبوت دیا ہے یقین کریں آپ مجھ سے بہتر لائف پارٹنر ڈیزرو کرتی ہیں جو

سچ میں آپ کی قدر کرے۔۔۔آپ میرے بارے میں سوچنا بند کریں اور اللہ کے فیصلوں پر بھروسہ رکھیں آپ کو اس مشکل سے آپ کے علاوہ کوئی دوسرا انسان نہیں نکال سکتا۔ جس ذات نے آپ کے دل میں میری محبت ڈالی ہے وہی آپ کے دل کو ہیل بھی کرے گا بس اس پر بھروسہ کرنے کی دیر ہے۔آپ جیسی سمجھدار لڑکی سے میں یہی امید رکھتا ہوں"

"جی سر میں کوشش کروں گی" وہ جسے آج تک اس نے "سر" نہیں کہا تھا۔ایک لمحہ لگا تھا اسے اپنے اور اسکے تعلق کو پہچاننے میں۔ جسے وہ اپنا سب کچھ سمجھ بیٹھی تھی وہ اس کے لیے سوائے ایک "استاد" کے کچھ بھی نہیں تھا۔

"میں ایگزامز کے بعد یہاں سے چلی جاؤں گی۔ایک ہی شہر میں رہ کر میں آپ سے غافل نہیں رہ سکتی۔۔۔ چلتی ہوں۔۔۔آپ سے ہوئی یہ پہلی اور شاید آخری ملاقات میں کبھی نہیں بھولوں گی۔۔۔آج تک آپ کو فون کالز پہ تنگ کرنے کیلئے

www.novelsclubb.com

معذرت چاہتی ہوں" وہ اٹھتے ہوئے اپنا ہینڈ بیگ بازو پہ پہن رہی تھی۔زاویار بھی اس کے ساتھ ہی کھڑا ہو گیا۔

"مِس ماہ نور" وہ جا رہی تھی جب زاویار نے اسے پیچھے سے آواز دی۔وہ چاہ کر بھی اس آواز کو نظر انداز نہیں کر سکی۔

"جی کہیے" اس نے پلٹ کر زاویار کو سوالیہ نظروں سے دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"تھینک یو" زاویار کے شکریہ کہنے پر اس نے مسکراہٹ اس کی طرف اچھالی اور فوراً باہر نکل گئی۔

****

آج ان کا آخری پیپر تھا وہ سب پیپر دے کر باہر گراؤنڈ میں بیٹھی باتیں بگھار رہی تھیں۔

"ہاں بھئی اب بتاؤ تم لوگ کب تک ہمارے گھر آؤ گی" بیضاء اپنا فون آن کرتے ہوئے سب سے پوچھ رہی تھی۔

"کہتی ہو تو آج سے ہی ڈیرہ جما کر بیٹھ جاتی ہیں"

"ناٹ آ بیڈ آئیڈیا" بیضاء نے ایک دم چہک کر سب کی طرف رضامندی سے دیکھا۔

"سوری بیضاء میں نہیں آسکتی۔۔۔میری پرسوں کی فلائٹ ہے۔ سعودیہ عرب جا رہی ہوں بھائی بھابھی کے پاس"

"کہہ دو ماہی یہ جھوٹ ہے" سب ہی بے یقینی سے اس دیکھ رہی تھیں.

"تم سب ایسے تو مت دیکھو۔۔۔سب کچھ اتنا اچانک ہوا کہ مجھے پہلے بتانے کا موقع ہی نہیں ملا۔۔۔ابھی دو دن پہلے ویزا کا سارا پروسیجر کمپلیٹ ہوا ہے۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ بھائی اتنی جلدی ٹکٹ کروائیں گے لیکن انہوں نے کروا

دی۔۔۔مجھے خود بھی رات کو ہی معلوم ہوا ہے" بیضاء بے یقینی سے نفی میں سر ہلاتی وہاں سے اٹھ کر جانے لگی۔

"یار بیضاء رکو تو ایسے ناراض ہو کر مت جاؤ یار" ماہ نور اسے پیچھے سے آوازیں دے رہی تھی لیکن وہ ان سنی کرتی آگے بڑھتی گئی۔اسے جاتا دیکھ کر سارہ بھی سب کو جلدی سے الوداع کہتی اس کے پیچھے بھاگی۔

"یہ کیا طریقہ ہے بیضاء۔۔۔اپنی دوست کے ساتھ اس طرح کون کرتا ہے؟"

"ڈونٹ ٹاک ٹو می سارہ۔۔۔۔یہ نا ہو سارا غصہ تم پہ نکل جائے" اسکا لہجہ بالکل سپاٹ تھا وہ دونوں گیٹ کی طرف جا رہی تھیں۔بیضاء کے موبائل کی فون رنگ بجنے لگی کوئی انجان نمبر تھا۔۔۔جسے دیکھ کر اس کا پارہ مزید بڑھ گیا تھا۔جیسے اسے معلوم ہو کہ فون کرنے والا کون ہے۔

"ایک تو اس کی جان کو سکون نہیں ہے" وہ وہیں یونیورسٹی کی اندرونی سڑک پر ایک سائیڈ پہ بنے درخت کے نیچے جا کھڑی ہوئی۔

"مجھے آج بتا ہی دو آخر تمہیں کون سی زبان سمجھ میں آتی ہے؟" فون کان سے لگائے بات کرنے لگی۔

"محبت کی۔۔۔ لیکن میری بھولی نینجا تمہیں وہ زبان سمجھ نہیں آتی" دوسری طرف سے آنے والی آواز پر بیضاء نے فون کان سے ہٹا کر غصے سے سکرین کو دیکھا جیسے وہ سکرین کو نہیں بلکہ فون کے اس پار بولنے والے کو دیکھ رہی تھی۔

"فون کس لیے کیا ہے وہ بتاؤ" اس کے لہجے سے بیزاری صاف ظاہر ہو رہی تھی۔ سارہ خاموش کھڑی اس کی باتوں کا مفہوم سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"میرے پاس تمہارے لیے ایک سرپرائز ہے تیار رہنا" وہ اتنا کہہ کر فون کاٹ چکا تھا۔

"بدتمیز، جاہل، گھٹیا انسان، منحوس، کمبخت، بے غیرت" بیضاء غصے میں جو جی آئے کہتی چلی جا رہی تھی۔

"بس بس کسی کی تعریف میں اتنے اچھے الفاظ بھی نہیں بولتے کہ سننے والا شرمانے لگ جائے۔۔۔ویسے تم اتنی تعریف کر کس کی رہی ہو؟"

"اسی کی جو مجھے پچھلے کچھ عرصے سے بزدلوں کی طرح چھپ چھپ کر دیکھ رہا تھا"

"کیا!۔۔۔بات فون کالز تک پہنچ گئی اور تم نے مجھے بتایا بھی نہیں" سارہ اس اچانک ملنے والی خبر سے صدمے کی سی کیفیت میں تھوڑی اونچی آواز میں بول رہی تھی۔ جس کی وجہ سے آس پاس کے اکادکا سٹوڈنٹس ان کی طرف متوجہ ہو چکے تھے۔

"آہستہ چیخو یار (چیخو بھی اور وہ بھی آہستہ آواز میں واہ۔۔بیضاء کی بھی اپنی منطق تھی)۔۔۔اگر میں تمہیں یہ بتادوں کہ میں اس سے مل بھی چکی ہوں پھر تو مجھے ڈر ہے کہ تم صدمے سے بے ہوش ہی نہ ہو جاؤ" سارہ گنگ سی اسے دیکھ رہی تھی جو اب سارہ کی حالت سے محظوظ ہو رہی تھی۔ تھوڑی دیر پہلے والا غصہ جانے کہاں گیا تھا۔

"بیضاء میری پیاری بہن، میری جان، میری جگر کی ٹوٹی۔۔۔ تم مجھے وقفے وقفے سے ہارٹ اٹیک دینا بند کرو اور ایک ہی دفعہ میں ساری بات بتا کر مجھے ایک ہی دفعہ مار کر میرا قصہ ہی ختم کر دو" بولتے ہوئے اس کی آواز قدرے اونچی ہو رہی تھی جس کی اسے پروا نہیں تھی۔ بیضاء اس کی بات پر ہنسنے لگی۔

"مجھے بتاؤ وہ الو کا پٹھا کون ہے، کیا کرتا ہے، کہاں سے تعلق ہے اس کا؟"

"لائیک سیریئسلی سارہ۔۔۔ تم تو ایسے پوچھ رہی ہو جیسے میں نے اسکا رشتہ مانگنے جانا ہے جو یہ سب پوچھتی۔۔۔ ویسے اس خبیث سے کچھ بھی پوچھنے کی نوبت ہی نہیں آئی میں اسے بچپن سے جانتی ہوں انفیکٹ تم بھی جانتی ہو"

"خدا کا واسطہ ہے بیضاء مجھ پر رحم کرو اور جلدی سے بتاؤ" اسکے لہجے سے بے چینی واضح ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اوکے اوکے بتا رہی ہوں لیکن تم اتنا شدید ری ایکشن نہیں دو گی" وہ پھر بھی احتیاطاً اسے ساتھ لیے قدرے ویران حصے کی طرف چل دی۔ جانتی تھی سننے کے بعد سارہ خود پر کنٹرول نہیں رکھ پائے گی۔

"اب بتا بھی دو یار" سارہ رونی صورت بنائے اس سے منت بھرے لہجے میں پوچھ رہی تھی۔

"خیام" یک لفظی جواب دیا گیا تھا۔

"کیا۔۔۔اومائی گاڈ۔۔۔خیام۔۔۔مطلب خیام۔۔۔وہ اپنے انکل احسان کا بیٹا" وہ اس وقت شدید صدمے کی سی کیفیت میں تھی۔

"اپنے انکل تو ایسے کہہ رہی ہو جیسے وہ ہر مہینے تمہارے اکاؤنٹ میں پیسے ٹرانسفر کرواتے ہیں" لہجے سے ناگواری چھلک رہی تھی۔

"وہ سب چھوڑو بیضاء۔۔۔۔مجھے تو یقین نہیں آ رہا۔۔۔خیام احسان ملک۔۔۔وہ بندہ جو گاؤں اور یونیورسٹی کی آدھی سے زیادہ لڑکیوں کا کرش ہے"اس کی بات پر بیضاء نے منہ کے زاویے بگاڑے تھے۔

"مجھے تو پہلے ہی شک تھا۔۔۔۔وہ بندہ جو ہارورڈ جیسی یونیورسٹی کو چھوڑ کر یہاں اس یونیورسٹی کی خاک چھان رہا ہے۔اس کے پیچھے کوئی تو بات ہے۔۔۔مگر اب پتہ چل رہا اس کے پیچھے کوئی بات نہیں بلکہ میری ہی بہن ہے"وہ اب شاکڈ کی کیفیت سے نکل کر سب کچھ تسلیم کرنے کی سٹیج پر تھی۔

"مجھے یہ بتاؤ اس نے تمہیں کوئی نقصان تو نہیں پہنچایا۔۔۔میرا مطلب ہے کہ۔۔۔۔۔مینٹلی ٹارچر تو وہ تمہیں کر ہی رہا ہے لیکن تم نے کہا تھا کہ تم اس سے ملی ہو تو۔۔۔۔"اس کی اگلی بات کا مفہوم بیضاء اچھی طرح جان گئی تھی۔

"ارے نہیں یار۔۔۔کچھ نہیں ہوا مجھے۔۔۔کوئی نقصان نہیں پہنچایا اس نے مجھے" سارہ نے شکر کا سانس لیا۔بیضاء کو اسے اپنے لیے فکر مند ہوتا دیکھ کر اچھا لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اب تم نے کیا سوچا ہے۔۔۔میرا مطلب ہے کہ اب تمہیں معلوم ہو چکا ہے اس کے بارے میں تو اب تم کیا کرو گی"

"کوشش، دعا، صبر، شکر اور بس۔۔۔۔خود کو اس اذیت سے نکالنے کیلئے جو میں کر سکتی تھی وہ میں نے کر دیا ہے۔۔۔باقی معاملہ میں نے اپنے اللہ پر چھوڑ دیا ہے"

سارہ کچھ کہنے لگی تھی لیکن بیضاء کے فون کی گھنٹی کی آواز پر خاموش ہو گئی۔

"اچھا ٹھیک ہے تم ویٹ کرو ہم آرہی ہیں"

"چلو اب دایان باہر کھڑا انتظار کر رہا ہے" وہ سارہ کا ہاتھ پکڑے گیٹ کی طرف جا رہی تھی جواب زیادہ دور نہیں تھا۔

"بیضاء آپس کی بات ہے اگر اس خیام کی حرکتیں قابل قبول ہوتی تو بندہ اتنا برا بھی نہیں ہے۔۔۔اچھا خاصا ہینڈسم ہے" بیضاء نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے تنبیہی انداز سے دیکھا۔وہ گیٹ سے نکل چکی تھیں۔دایان سامنے ہی گاڑی سے ٹیک لگا کر آنکھوں پر سن گلاسز لگائے انہی کی طرف دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا جی ابھی دایان کو بتاتی ہوں"

"کیا بتانا ہے مجھے" سارہ گھبرائی سی بیضاء کو نفی میں سر ہلاتے ہوئے چپ رہنے کا اشارہ کر رہی تھی۔

"سارہ کہہ رہی تھی۔۔۔اسے میرا یہ بگڑا ہوا وِیر اچھا لگتا ہے۔۔۔بس تھوڑی ہمت کا مظاہرہ کرلے تو اور بھی اچھا لگے گا" سارہ نے باقاعدہ اپنا ماتھا پیٹا تھا۔دایان نے مسکرا کر سارہ کو دیکھا۔بیضاء گاڑی کا فرنٹ ڈور کھول کر بیٹھ چکی تھی۔سارہ بھی نروس ہوتی جلدی سے پیچھے والی سیٹ پر بیٹھ گئی۔دایان نے مسکرا کر سر جھٹکا جیسے کہہ رہا ہو "اس لڑکی کا کچھ نہیں ہو سکتا" وہ بھی ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتا گاڑی زن سے بھگا لے گیا۔

****

جاری ہے۔۔۔۔